85469-لڑکی کا شادی چھوڑ کر میڈیکل کی تعلیم مکمل کرنا

سوال

میں میڈیکل کالج میں فسٹ ائیر کی طالبہ ہوں، اور میرا ایک دیندار اور بااخلاق لڑکے سے رشتہ طے ہوا ہے میں بھی اس رشتہ پر موافق ہوں، لیکن میرے لیے مشکل یہ آیا شادی کی سوچ ترک کر کے تعلیم مکمل کروں، یا پہلے شادی کروں، لیکن اس نے وعدہ کیا ہے کہ وہ جلد شادی کر کے اس کی تعلیم مکمل کرنے میں معاونت کریگا، تو کیا میں جلد شادی کر لوں یا کہ مؤخر کر دوں، اور کیا اگر شادی ہو گئی تو میں تعلیم مکمل کر سکوں گی ؟

پسندیدہ جواب

اصل میں استطاعت وقدرت رکھنے والے
کے لیے شادی جلد کرنی چاہیے؛ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"اے نوجوانوں کی جماعت تم میں سے جو
بھی شادی کی استطاعت رکھتا ہے وہ شادی کرے، کیونکہ یہ نظروں کو نیچا کر دیتی ہے،
اور شرمگاہ کی حفاظت کرتی ہے، اور جو کوئی استطاعت نہیں رکھتا تو وہ روزے رکھے،
کیونکہ اس کے لیے ڈھال ہیں"

صحیح بخاری حدیث نمبر (5065) صحیح
مسلم حدیث نمبر (1400).

خاص کر اس دور میں جس میں فتنہ و
فساد اور فحاشی بہت زیادہ پھیل چکی ہے.

اور یہ بھی کہ ابھی تو آپ فرسٹ ائیر
کی طالبہ ہیں اس کا معنی یہ ہوا کہ ابھی طویل انتظار کرنا ہوگا، اور یہ چیز طالب
علم یا طالبہ کے لیے صحیح نہیں اس میں عموما اس کی مصلحت نہیں ہے، اور نہ ہی خاص کر
جن کی منگنی ہو چکی ہو ان کی کوئی مصلحت ہے.

چنانچہ جس کے لیے بیس برس کی عمر میں
شادی کا امکان ہو تو اسے اس عمر سے مؤخر کرنے میں کوئی مصلحت نہیں کہ اسے پچیس برس
کی عمر تک مؤخر کیا جائے، اور اس پر مستزاد یہ کہ یہ منگنی کا عرصہ بھی طویل ہو
جائیگا جو قابل ستائش نہیں؛ کیونکہ اس میں منگیتر کا آپس میں ایک دوسرے سے تعلق

قائم ہوجاتا ہے، اوراگر یہ فرض بھی کرلیا جائے کہ ان میں اختلاط اور میل جول اور خلوت نہ بھی ہوتوان کے دل میں ایک دوسرے کی محبت ضرور ہوگی جس کی بنا پر کچھ بھی ہوسکتا ہے.

اس لیے یہ علم ہونا چاہیے کہ جسے
خدشہ ہوکہ وہ کسی حرام کام میں پڑجائیگا تواس کے لیے شادی واجب ہوجاتی ہے چاہے وہ زیر تعلیم ہواوراس کے پاس مالی قدرت ہو توتعارض کے وقت وہ شادی ہی کرے، اس میں مرد وعورت کا کوئی فرق نہیں.

دوم :

شادی کے بعد تعلیم مکمل کرنے میں
کوئی حرج نہیں، لیکن آیا تعلیم اور گھریلو کام کاج کواکٹھا سرانجام دینا ممکن ہے یا نہیں ؟

یہ چیزاشخاص کے اعتبار سے مختلف ہے
یعنی جس طرح کا شخص ہوگااس طرح کا حکم، اورضروریات کے اعتبار سے بھی مختلف ہو سکتا ہے، اوراسی طرح تعلیم کی نوعیت بھی مختلف ہوسکتی ہے، اورپھر بچوں کا ہونا اور نہ ہونا بھی مدنظر رکھا جائیگا، مشاہدہ ہے کہ کچھ لوگوں کے لیے ایسا کرنا ممکن ہے، اورکچھ لوگوں کے لیے یہ ممکن نہیں بلکہ وہ ایسا کرنے سے عاجزہوتے ہیں.

اس لیے ہم آپ کو نصیحت کرتے ہیں کہ
آپ استخارہ بھی کریں اور مشورہ بھی اوراس کے بعد کوئی فیصلہ کریں.

اللہ تعالی سے دعا ہے کہ وہ آپ کوہر
خیر و بھلائی کی توفیق سے نوازے.

واللہ اعلم.